اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

أهل الحديث

الیاس گھمن کے "ترک رفع الیدین" بوگس دلائل کا جواب

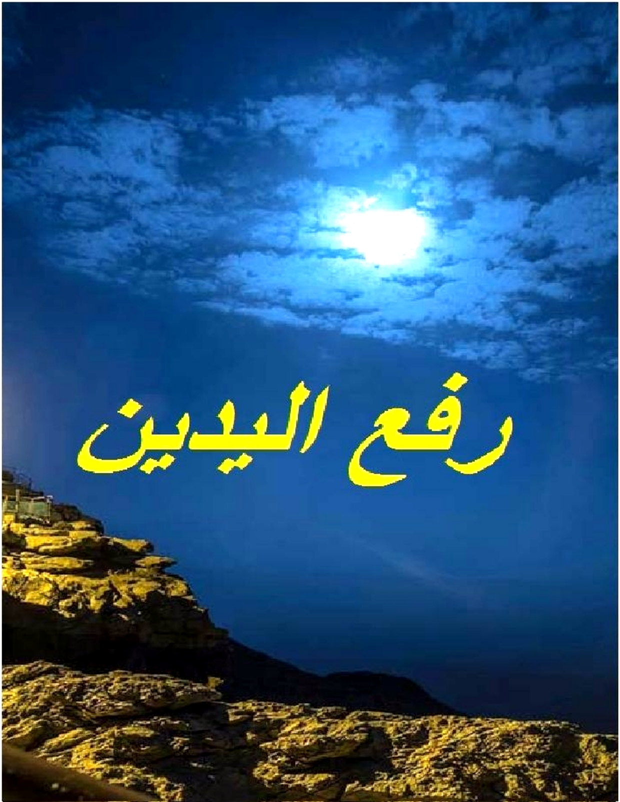

1

الیاس گھمن کے " ترک رفع الیدین " بوگس دلائل کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترک رفع الیدین پر الیاس گھمنی دلائل کا رد از محدث حافظ زبیر علی زئیؒ

محمد الیاس گھمن صاحب دیوبندی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے:

"نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل"

اس اشتہار میں گھمن صاحب نے اپنے زعم میں "دس دلائل" پیش کئے ہیں، ان مزعومہ دلائل سے ایک "دلیل" بھی اپنے مدعا پر صحیح نہیں اور نہ امام ابو حنیفہ سے ان مزعومہ "دلائل" کے ساتھ استدلال ہے.درج ذیل ان گھمنی دلائل کو ذکر کر کے ان کا جواب پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر ۱
اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ{023:001}الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ{023:002} (سورہ مومنون آیت 1-2)

ترجمہ: "پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہو گئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں"

تفسیر: قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَايَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْناً وَّلَا شِمَالاً وَّ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِى الصَّلٰوةِ...الخ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ ص ۲۱۲)
ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضح اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں."

جواب: گھمن صاحب نے اپنی پہلی "دلیل" میں سورہ مومنون کی پہلی دو آیات لکھی، جن میں (رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے) ترک رفع الیدین کا نام و نشان تک نہیں اور پھر سیدنا بن عباس عباس رضی اللہ عنہ کی طرف مکزوبہ طور پر منسوب "تفسیر ابن عباس عباس رضی اللہ عنہ" کا حوالہ پیش کیا گیا ہے، حالانکہ یہ تفسیر عبد اللہ بن عباس سے ثابت نہیں بلکہ اس کا مرکزی راوی محمد بن مروان السدی الصغیر کذاب ہے اور باقی سند بھی سلسلتہ الکزاب ہے

آل دیوبند کے شیخ الامام محمد تقی عثمانی دیوبندی نے فتویٰ دیتے ہوئے لکھا ہے:
"رہی حضرت عبد اللہ بن عباس عباس رضی اللہ عنہ، سو اگر وہ یا تفاق مفسرین کے امام ہیں لیکن اول تو ان کی تفسیر کتابی شکل میں کسی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، آج کل "تنویر المقباس " کے نام سے جو نسخہ حضرت عبداللہ بن عباس عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اس کی سند ضعیف ہے، کیونکہ یہ نسخہ محمد بن مروان السدی الصغیر عن ابی صالح کی سند سے ہے، اور اس سلسلہ سند کو محدثین نے "سلسلتہ الکزاب" قرار دیا ہے." (فتاویٰ عثمانی ج ۱ ص ۲۱۵)
مزید تحقیق کے لئے دیکھئے میری کتاب :
تحقیقی مقالات (ج ٤ ص ٤٠٨-٤١٠ ، ٥٠٣-٥٠٥) اور نور العینین (تبع جدید ص ٢٣٨-٢٤٦)
(دیکھئے جز رفع الیدین البخاری : ۲۱،اور نور العینین ص ٢٤٦)

دلیل نمبر ۲

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَحْمَدُبْنُ شُعَیْبِ النَّسَائِیُّ اَخْبَرَ نَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِؓ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ اَلَااُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ؛ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ۔

(سنن نسائی ج ۱ ص ۱۵۸ باب ترک ذلک، سنن ابی داود ج ۱ ص ۱۱٦ باب من لم یز کر الرفع اند الرکوع)

ترجمہ : حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " کیا میں تمھیں اس بات کی خبر نہ دن کہ رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ کھڑے ہوئے پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا ."

جواب: اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: امام سفیان بن سعید بن مسروق الثو ری رحمہ اللّٰہ ثقہ عابد ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے، جیسا کہ احمد مدنی دیوبندی نے کہا:

"اور سفیان تدلیس کرتا ہے." الخ (تقریر ترمزی اردو ص ۳۹۱، ترتیب محمد عبد القادر قاسمی دیوبندی)

ابن الترکمانی حنفی نے ایک روایت کے بارے میں لکھا ہے:

5

"الثوری مدلس وقد عنعن "
ثوری مدلس ہیں اور انہوں نے یہ روایت عن سے بیا ن کی ہے. (الجواہر النقی ج۸ ث ۳٦۲)

امام سفیان ثوری کو مسٹر امین اکاڑوی نے بھی مدلس قرار دیا ہے. (دیکھئے تجلیات صفدر ج ٥ ث ٤٧٠)

یہ روایت عن سے ہے اور اصول حدیث کا مشہور مسلہ ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے. (مثلاً دیکھئے نزہتہ النظر شرح نخبتہ الفکر ث ٦٦ مع شرح الملا علی القاری ٤١٩)

دوم: اس روایت کو جمہور محدثین نے ضعیف ، خطا اور وہم وغیرہ قرار دیا ہے، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:
عبداللّٰه بن المبارک، شافعی، احمد بن حنبل، ابو حاتم الرازی، دار قطنی، ابن حبان، ابو داود السجتانی، بخاری، عبد الحق اشبیلی، حاکم منیشا پوری اور بزار وغیر ہم. (دیکھئے نور العینین ث ۱۳۰-۱۳٤)

دلیل نمبر ۳

اَ لْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْحَنِيْفَۃَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاۓَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ؛كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ يَدَيْہِ حَتّٰی يُحَاذِیَ مَنْكَبَيْہِ لَايَعُوْدُ بِرَفْعِهِمَا حَتّٰی يُسَلِّمَ مِنْ صَلَا تِہٖ۔

(مسند أبي حنيفة بروايته أبي نعيم رحمة اللّٰه عليه سع٤٤ سنن أبي داود : ج ١ ص١١٦)
حضرت برا ء بن عازب رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: "آپ صلی اللّٰہ الیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں رتے تھے."

جواب: امام ابو نعیم سے لیکر امام ابو حنیفہ تک اس روایت کے سارے راوی: ابو القاسم بن بالو یہ النیسا بوری، بکر بن عبداللّٰہ الحبال الرازی، علی بن محمد بن روح بن ابی الحرش المصیصی، محمد بن روح اور روح بن ابی الحرش (چھ کے چھ) سب مجہول ہیں، لہذا یہ سند مردود ہے. (دیکھئے مسند ابی حنیفہ لابی نعیم الا صبھانی ص ۱۵۲، ارشیف ملتقی اہل حدیث عدد ٤ ج ۱ ص ۹۲٦، تحقیقی مقالات ج ۳ ص ۱۲۳)

تنبیہ: گھمن صاحب نے روایت مذکورہ میں سنن ابی داود (ج۱ ص ۱۱۶۶) کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، حالانکہ سنن ابی داود میں امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب یہ روایت قطعاً موجود نہیں، بلکہ ساری سنن ابی داود میں ابو حنیفہ کا نام و نشان تک موجود نہیں.

سنن ابی داود میں سیدنا حضرت برا ء بن عازب رضی اللہ عنہکی طرف منسوب دوسری روایت دو سے موجود ہے، جس کی ایک سند میں یزید بن ابی زیاد جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے اور دوسری سند میں عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے نزدیک ضعیف ہے. (دیکھئے تحقیقی مقالات ج ۳ ص ۱۲۳)

معلوم نہیں کی دیوبندیوں کی قسمت میں اتنی زیادہ ضعیف ، مردود اور موضوع روایات کیوں ہیں یاانھیں ایسی روایات جمع کرنے اور ان سے استدلال کا والہانہ جنون ہے؟!

صحیح احادیث کو چھوڑ کر ضعیف و مردود روایات کی طرف جانے والے آل تقلید کس زعم باطل میں اہل حدیث کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں؟

اعلان: اگر الیاس گھمن صاحب اور ان کے جعلی ذہنی دوران سب مل کر امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب یہ روایت اس سند کے ساتھ سنن ابی داود سے، حوالہ نکال کر پیش کر دیں تو ان کے نام صحیحین اور سنن اربعہ کا تحفہ روانہ کر دیا جائیگا. ہمت کریں!

دلیل نمبر ٤

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ عَبْدُاللّٰہِؒ بْنُ الزُّبَیْرِالْحُمَیْدِیُّ ثَنَا الزُّھْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِؒ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) رَائَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکَبَیْہِ وَاِذَااَرَادَاَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَا یَرْفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

(مسند حمیدی ج2ص277،مسند ابی عوانۃ ج 1 ص 334)
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھاجب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے ۔رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سراٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

جواب: اس استدلال میں الیاس گھمن صاحب نے سات غلطیاں کی ہیں:
اول: جس نسخے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبند کا شائع کردہ نسخہ ہے، جبکہ ملک شام سے مسند حمیدی کا جو نسخہ شائع کیا گیا ہے اس میں یہ عبارت نہیں بلکہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کا اثبات ہے . (دیکھئے مسند حمیدی ج ۱ ص ۵۱۵ ح ٦٢٦)دوم: مسند حمیدی کے قدیم نسخوں میں یہ عبارت موجود نہیں بلکہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کا اثبات ہے. (دیکھئے نور العینین ص ۷۰—۷۱)سوم: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللّٰہ یہی روایت صحیح مسلم میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کے اثبات سے موجود ہے. (دیکھئے صحیح مسلم ۳۹۰)چہارم : اس حدیث کے مرکزی راوی سفیان بن عیینہ رحمہ اللّٰہ سے رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین با سند ثابت ہے. (دیکھئے سنن ترمزی: ٢٥٦ تحقیق احمد شاکر رحمہ اللّٰہ)پنجم: المستخرج لابی نعیم الاصبہانی میں یہی حدیث امام حمیدی کی سند سے رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین سے موجود ہے. (دیکھئے ج ۲ ص ۱۲)ششم: مسند ابی عوانہ والے مطبوعہ نسخے سے واو رہ گئی ہے اور صحیح مسلم میں واو موجود ہے، جس سے رفع یدین کا اثبات ہے.

(دیکھئے نور العینین ص ٧٦-٨١)ہفتم: مسند ابی عوانہ کے قلمی نسخے میں "و" موجود ہے، جس سے دیوبندی استدلال کا "لک" ٹوٹ جاتا ہے.
(دیکھئے نور العینین ص ٧٨-٧٩)مسند حمیدی اور مسند ابی عوانہ کے محرف نسخوں سے گھمنی استدلال کے مقابلے میں عرض ہے کہ صحیح بخاری اور دوسری کتابوں سے ثابت ہے کہ سیدنا ا بن عمر رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے ور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے.

حدیث السبراج اور المخلصیا ت وغیر ہم کتب حدیث سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر رفقیہ بیٹے امام سالم بن عبداللہ المدنی الطا بعی رحمہ اللہ بھی رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے. کیا گھمن صاحب اور ان کی ساری پارٹی امام سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے ترک رفع یدین با سند صحیح یا حسن لذاتہ ثابت کر سکتے ہیں؟!

دلیل نمبر ٥

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ حِبَا نِ اَخْبَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍعَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طُرْفَةَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَقَوْمًا قَدْرَفَعُوْا
اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ قَدْ رَفَعُوْهَا كَاَنَّهَااَذْنَابُ خَيِلٍ شُمُسٍ
اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ۔" (صحیح ابن حبان جج3
ص178 ،صحیح مسلم ج1ص181)
ترجمہ: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے لوگوں کو
رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا : "انہوں نے
اپنے ہاتھوں کوشریرگھوڑوں کی دموں کی طرح
اٹھایاہے تم نماز میں سکون اختیار کرو"

جواب:اس صحیح حدیث میں رکوع سے پہلے
اور بعد والے رفع یدین کا ذکر نہیں، بلکہ محمود
حسن دیوبندی "اسیر مالٹا" نے کہا:

"باقی اذناب خیل کی روایت سے جواب دینا
بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ اسلام کے
بارہ میں ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم بوقت
سلام نماز اشارہ بالید بھی کرتے تھے. آپ نے اس
کو منع فرما دیا." (الورد الشذی ص ٦٣، تقاریر
ص ٦٥)

محمد تقی عثمانی دیوبندی نے کہا:

"لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنیفہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے...." (درس ترمزی ٢/٣٦)

ثابت ہوا کہ محمود حسن آوٹ تقی عثمانی دونوں کے نزدیک الیاس گھمن صاحب بے انصاف ہیں.

دلیل نمبر ٦

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسمَاعِيْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا يَحیٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عَطَائٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِیُّ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْہِ حَذْوَ مَنْکَبَيْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ يَدَيْہِ مِنْ رُکْبَتَيْہِ ثُمَّ هَصَرَظَهْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اِسْتَوٰی حَتّٰی يَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْہِ غَيْرَمُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضَهُمَا۔ (صحیح بخاری؛ ج1ص114 ' صحیح ابن خزیمہ؛ ج1ص298)

ترجمہ : محمد بن عمر وبن عطاء رحمہ اللہ ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں :"ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نما زکاذکر کیا (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نمازپڑھتے تھے؟) توحضرت ابوحمیدساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"میں تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازپڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایااور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کومضبوطی سے پکڑاپھر اپنی پیٹھ کو جھکایا جب سر کو رکوع سے اٹھایا توسیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ہرہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی اورجب سجدہ کیاتو اپنے ہاتھوں کو اپنے حال پر رکھا نہ پھیلایا اورنہ ہی ملایا ۔"

جواب:صحیح بخاری کی اس حدیث میں رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین کے ترک کا کوئی ذکر نہیں اور محمد قاسم نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) نے لکھا:

"مذکور نہ ہونا معدوم ہونے کی دلیل نہیں ہے.. جناب مولوی صاحب معقولات کے طور پر تو اتنا

ہی جواب بہت ہے کہ عدم الا طلاع یا عدم الشے پر دلالت نہیں کرتا." (ہدیتہ الشیعہ ص ۱۹۹،۲۰۰)

فائدہ: صحیح بخاری والی روایت دوسری سند سے سنن ابی داود اور سنن ترمزی وغیرہ میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کے اثبات سے موجود ہے اور یہ سند صحیح ہے.
والحمد للہ

دلیل نمبر۷:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّحَاوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ... وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ؛ تُرْفَعُ الْاَيْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ عِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَائِ وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرْفَاتٍ وَ بِالْمُزْدَلْفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَ تَيْنِ۔
(سنن طحاوی ج1ص416)
ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاسات جگھوں پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتاہے
⋆...1 شروع نماز میں ⋆...2 بیت اللہ کے پاس ⋆...3 صفاء پر ⋆...4 مروہ پر ⋆...5 عرفات میں ⋆...6 مزدلفہ میں ⋆...7 جمرات کے پاس۔

جواب:اس روایت کی سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے. (دیکھئے فیز الباری ج۳ ص ۱٦۸)

ضعیف راویوں کی ضعیف و مردود روایت سے استدلال کرنا الیاس گھمن جیسے لوگوں کا ہی کام ہے.

دلیل نمبر ۸

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرِ الاِسْمَاعِیْلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِؒ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِؒ اَبُوْمُحَمَّدٍ صَاحِبُ الْبُخَارِیُّ صَدُوْقٌ ثَبْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرِ السَّھْمِیُّ عَنْ حَمَّادِ (ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ) عَنْ اِبْرَاہِیْمَ (النَّخْعِیِّ) عَنْ عَلْقَمَۃَ (بْنِ قَیْسٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ(بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَافَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلَّاعِنْدَافْتِتَاحِ الصَّلَاۃِ۔ (کتاب المعجم,امام اسماعیلی؛ ج2ص692،سنن کبریٰ امام بیہقی رحمہ اللہ ج2 ص79)
ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے

پوری نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی ۔"

جواب: یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف و مردود ہے مثلاً :

۱: اس کا بنیادی راوی محمد بن جابر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و مجروح ہے.
حافظ ہیثمی نے فرمایا: " وھو ضعیف عند الجمھور" (نور العینین س۱۱خع، مجمع الزوائد ۵/۱۹۱)

۲: جمہور محدثین نے خاص اس روایت پر جرح کی مثلاً اہل سنت کے مشہور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے. (کتاب العلل ۱/۱٤٤ رقم ۷۰۱)

۳: الیاس گھمن صاحب نے روایت مذکورہ میں امام بہیقی کا حوالہ بھی لکھا ہے اور اسی حوالے میں امام بہیقی نے محمد بن جابر پر جرح نقل کر رکھی ہے. مزید تفصیل کے لئے دیکھئے نور العینین (ث۱۵۱-۱۵٤)

دلیل نمبر ۹

قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ قَاسِمٍ (حَدَّثَنَا)وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ

بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَطَّافِ النَّھْشَلِیِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔(المدونۃ الکبریٰ؛ ج۱ص۷۱۱،مسند زید بن علی ص۱۰۰)
ترجمہ: "حضرت علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ جب نمازشروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر پوری نما زمیں رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔

جواب: مدونہ کبریٰ نہ قابل اعتبار اور بے سند مروی کتاب ہے اور مسند زید اہل سنت کی کتاب نہیں بلکہ زیدی شیعوں کی من گھڑت کتاب ہے، لہذا یہ دونوں حوالے غلط اور مردود ہیں.

تنبیہ: ابو بکر النہشلی والی روایت جو دوسری کتابوں میں ہے، وہ اس کے وہم و خطا کی وجہ سے ضعیف ہے. (دیکھئے نور العینین ص ۱٦٥)

دلیل نمبر ۱۰

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مُجَاھِدٍقَالَ مَارَاَیْتُ اِبْنَ عُمَرَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّافِیْ اَوَّلِ مَا یَفْتَتِحُ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص268)
ترجمہ: معروف تابعی حضرت مجاہد رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں :" میں نے حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما کو شروع نماز کے علاوہ

رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

جواب: مصنف ابی شیبہ والی روایت قاری ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ کے وہم و خطا کی وجہ سے ضعیف ہے اور دو وجہ سے مردود ہے:

۱: امام احمد حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام دار قطنی نے اس روایت کو وہم اور باطل وغیرہ قرار دیا اور کسی ایک قابل اعتماد محدث نے اس کی تصحیح نہیں کی اور اگر کسی چھوٹے سے محدث سے ثابت بھی ہو جائے تو جمہور کے مقابلے میں مردود ہے۔

۲: بہت سے ثقہ راویوں اور صحیح و حسن لذاتہ سندوں سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے، جن میں سے ان کے چند شاگردوں کے حوالے درج ذیل ہیں:

امام نافع المدنی رحمہ اللہ، امام محارب بن دثار الکوفی رحمہ اللہ، امام طاؤس بن کیسان الیما نی رحم اللہ، امام سالم بن عبد اللہ بن عمر المدنی رحمہ اللہ اور امام ابو الزبیر المکی رحمہ اللہ۔ (دیکھئے نور العینین ص ۱۵۹)

ثقہ راویوں کے خلاف وہم و خطا والی روایت

منکر و مردود ہوتی ہے۔

قارئین کرم! آپ نے دیکھ لیا کہ الیاس گھمن صاحب اور آل دیوبند کے پاس ترک رفع یدین قبل الرکوع و بعدہ کی ایک صحیح یا حسن لذاتہ روایت نہیں ہے۔

رفع یدین پر خیر القرون میں مسلسل عمل:
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے، رکوع کرتے وقت بھی آپ اسی طرح کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ج۱ ص ۱۰۲ ح ۷۳٦، صحیح مسلم ۳۹۰)

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شروع نماز، رکوع سے پہلے ، رکوع کے بعد اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے اور فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ۷۳۹، شرح السنتہ للبغوی ۳/۲۱ ح ٥٦۰ وقال: ھذا حدیث صحیح)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی ان کے جلیل القدر بیٹے امام

20

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ بھی شروع نماز، رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرتے تھے. (حدیث السراج ٢/٣٤-٣٥ ح ١١٥، و سندہ صحیح)

وما علینا ألا البلاغ

محمد شاھد منیر انصاری

ویب سائیڈ

https://ahlehadeeth.com/%D8%A7%D9%84%DB%8C%D8%A7%D8%B3-%DA%AF%DA%BE%D9%85%D9%86-%DA%A9%DB%92-%D8%AA%D8%B1%DA%A9-%D8%B1%D9%81%D8%B9-%D8%A7%D9%84%DB%8C%D8%AF%DB%8C%D9%86-%D8%A8%D9%88%DA%AF%D8%B3-%D8%AF%D9%84%D8%A7%D8%A6